قرآن فورم

"پاکستان، سودی نظام اور قرآن"

کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام قرآن آڈیٹوریم لاہور میں "پاکستان، سودی نظام اور قرآن" کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کی۔ مقررین میں جناب عبدالودود خان، چارٹرڈ انجینئر اور جناب عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر لائبریریز پنجاب شامل تھے۔ حافظ عبداللہ محمود نے تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز کیا۔ چیئرمین شعبہ فلاسفی پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر ابصار احمد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

جناب عبدالودود خان نے اپنی گفتگو میں کہا کہ بینک انٹرسٹ ربا کے زمرے میں آتا ہے اور قطعی حرام ہے۔ سود کی اضطراری حالت میں اجازت ہے لیکن ربا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ انہوں نے کہا کی انٹرسٹ ریٹ کا اشیاء کی قیمتوں سے براہ راست تعلق ہے جوں جوں انٹرسٹ ریٹ بڑھے گا افراط زر، بے روزگاری اور مہنگائی میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بینچ میں جج صاحبان نے پوچھا ہے کہ سود کا متبادل نظام کیا ہے۔ مگر اب تک کوئی تسلی بخش جواب نہیں آسکا۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی سکالر اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں۔ انہوں نے کہا کہ میری تحقیق ہے کہ اگر آج سود کو یکلخت ختم کر دیا جائے تو اشیائے صرف کی قیمتوں میں ۴۲ فی صد کمی واقع ہو جائے گی۔ بجٹ خسارہ کم ہوگا، نیز قیمتوں میں کمی کے باعث ایکسپورٹ میں اضافہ ہوگا۔ نتیجتاً دس سال میں ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ تمام بیرونی قرضوں سے چھٹکارا پاسکیں۔

جناب عبدالجبار شاکر نے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سودی نظام شرک فی المعیشت ہے کیونکہ یہ اللہ کی ربوبیت کے بجائے انسانوں کی ربوبیت قائم کرنے کی سازش ہے۔ اور ملت اسلامیہ کی بقاء سودی نظام کے خاتمہ سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا سودی معیشت ہر معاشرے اور ہر مذہب میں حرام رہی ہے۔ اور دنیا بھر کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ صرف وہی نظام معیشت مضبوط ترین ہوگا جو زیرو فی صد انٹرسٹ ریٹ پر قائم ہو۔

انہوں نے کہا کہ دستور پاکستان کی رو سے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اسلامی نظریہ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول فراہم کرے۔ چنانچہ حکومت کو چاہئے کہ وہ سود کا خاتمہ کر کے اپنی معیشت کا رخ صحیح سمت میں ڈالے۔ انہوں نے کہا کہ سود کا متبادل نظام دینے کا کام اگر عدالت کے سپرد کر دیا گیا تو اس میں ضعف باقی رہے گا جو سود کے جواز کے حیلوں کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ آئین میں سود کی حرمت کا اصولی حکم درج کیا جائے جبکہ دیگر جزئیات ملک کے ٹیکنوکریٹس طے کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کام کے لئے آج اجتہادی بصیرت کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کی واضح نصوص کی روشنی میں تحقیقی کام کرنے کے لئے ادارے اور یونیورسٹیوں میں شعبے قائم کئے جائیں تاکہ اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کرنے کے لئے ایک تحریک برپا ہو سکے۔ انہوں نے اسلامی بینکنگ کے قیام کے حوالے سے بتایا کہ مضاربہ کی صورت

میں صرف اسلام ہی دنیا کو وہ واحد نظام دیتا ہے جس میں محنت کے استحصال کا راستہ روک دیا گیا ہے اور محنت کو سرمائے کے برابر دستوری تحفظ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں اسلامی معیشت ہی دنیا کو یہودی مالیاتی استعمار کی غلامی سے نجات دلا سکتی ہے چنانچہ یہ مسلم ممالک کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اس نظام کے قیام کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں سیمینار کے موضوع کے حوالے سے کہا کہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اور برصغیر میں مجددین اسلام و مشائخ نظام کی چار سو سالہ تجدیدانہ مساعی کی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان کے خطے سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی مشیت وابستہ ہے اور صحیح احادیث میں قیام سے پہلے عالمی غلبہ اسلام کی پیشین گوئیوں کے حوالے سے پاکستان کوئی اہم رول ضرور ادا کرے گا۔ اس ضمن میں پاکستان کی اسلام کی طرف پیش رفت سست ضرور ہے۔ لیکن مایوس کن نہیں' کیونکہ یہی وہ واحد ملک ہے جس کی نمائندہ اسمبلی نے قرارداد مقاصد کی صورت میں اللہ کی حاکیت کا ببانگ دھل اعلان کیا۔ اسی طرح پاکستان کی فیڈرل شریعت کورٹ نے بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دینے کا تاریخی فیصلہ دیا۔ اگرچہ یہ فیصلہ ابھی Implement نہیں ہوا اور حکومت کی اپیل پر سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بینچ میں اس کی سماعت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر حکومت کی بددیانتی کا مظہر ہے کہ حکومت اپنی قائم کردہ راجہ ظفر الحق کمیٹی کی رپورٹ دبا کر عدالت سے متبادل مانگ رہی ہے کیونکہ سود کا متبادل نظام فراہم کرنا عدالت کا کام نہیں۔ بلکہ یہ حکومت کا کام ہے۔ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ نہ صرف عوام بلکہ دینی جماعتیں بھی اس مسئلے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہیں۔

سود کی حرمت کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ قرآن میں کسی اور شے کی حرمت کے لئے "اللہ اور رسول سے اعلان جنگ" جیسے سخت الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی رُو سے زائد ضرورت کمانا چاہتا ہے جس سے "سودی نظام" کی بنیاد پڑتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ از روئے قرآن صدقات مال کی بڑھوتری کا ذریعہ ہیں جبکہ سود مال میں کمی لاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ صدقات کے ذریعے جو رقم معاشرے کے ضرورت مند لوگوں میں جاتی ہے اس سے ان لوگوں کی قوت خرید بڑھتی ہے۔ جو معیشت میں تیزی کا باعث بنتی ہے۔ دوسری طرف سود پر قرض کے لین دین سے جہاں رقوم کے بلاک ہونے سے سرمایہ کاری رک جاتی ہے۔ وہاں سود در سود کے معاملہ کی وجہ سے پیداوار کی لاگت میں اضافہ اشیاء صرف کے باعث معاشرے کے ایک بڑے طبقے کی پہنچ سے دور ہو جاتی ہیں' اور نتیجہ معیشت کی بدحالی پر منتج ہوتا ہے۔ البتہ اگر کوئی اپنی سرپلس رقم سے منافع کمانا چاہتا ہے تو اسلام نے مضاربت کی صورت میں ایک راہ کھلی رکھی ہے۔ اس صورت میں مارکیٹ میں براہ راست پیسہ آتا ہے جس پر سودی نظام کی طرح کوئی پہلے سے بوجھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا لاگت کم ہونے کے باعث اشیاء کی قیمتیں مستحکم رہتی ہیں۔

انہوں نے سودی نظام کے خاتمہ کے حوالے سے تجاویز دیتے ہوئے کہا کہ دور ملوکیت میں اسلامی نظام معیشت میں سب سے پہلا سود مضارعت کی شکل میں در آیا جو زمین کا سود ہے جبکہ تجارت میں بیع موٴجل اور بیع مرابحہ کی صورت میں شامل ہوا۔ اسی طرح اسلام میں لیمٹڈ کمپنی کے مقابلے میں مشارکت کا تصور دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب [illegible] ان سارے معاملات کی اصلاح نہیں ہوگی معیشت کو اسلامی نہیں بنایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ موجود بینک[illegible] نظام کو اسلامائز کرنے کے لئے شیخ محمود احمد کے مجوزہ فارمولے (Time Multiple Coun[illegible] Loan) سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(مرتب : فرقان دانش خان)